بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۲۴

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۔ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم الجمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۸ وفا ۱۳۴۶ ہش ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ ۱۸ جولائی ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۵۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ جولائی۔ مسجد مبارک میں روزانہ نماز مغرب کے بعد تلقین عمل کے پروگرام کے تحت مختصر تربیتی تقاریر کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ مورخہ ۱۵ جولائی بروز ہفتہ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ بخارا نے "روس میں آپ بیتی کے دو واقعات" بیان فرمائے اور مورخہ ۱۶ جولائی بروز اتوار مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال (آمد) نے "مساجد کے حقوق و آداب" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آج مورخہ ۱۷ جولائی بروز پیر انشاء اللہ تعالیٰ مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب "نماز باجماعت کی اہمیت" پر تقریر فرمائیں گے۔

آج بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب درس الحدیث شروع فرما رہے ہیں۔ آپ انشاء اللہ العزیز روزانہ ایک حدیث کا درس دیا کریں گے۔

ولادت باسعادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عاجزہ کے بیٹے عزیزم حبیب الرحمٰن درد منیجر حبیب بینک لاہور کو مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۶۷ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ نومولود حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد مرحوم کا پہلا پوتا اور مکرم خلیفہ عبدالمنان صاحب آف جموں کا پہلا نواسہ ہے۔ بزرگان سلسلہ و جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ اور اس کا وجود دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔

ناکسار۔ سارہ درد اہلیہ مولوی عبدالرحیم صاحب درد

جماعت احمدیہ کی طرف سے عرب وار ریلیف فنڈ میں ۱۵ ہزار روپے کا عطیہ ارسال کرنے پر

صدرِ مملکت کی طرف سے شکریہ کا اظہار

"عرب بھائیوں کے مفادات میں آپ کا جذبۂ امداد و تعاون قابلِ ستائش ہے"

پچھلے دنوں صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کے جاری کردہ "عرب وار ریلیف فنڈ" کے لئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے صدر مملکت کی خدمت میں پندرہ ہزار روپے کا عطیہ ارسال کیا گیا تھا۔ یہ عطیہ موصول ہونے پر صدر مملکت نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عرب بھائیوں کے مفادات میں جماعت کے جذبۂ امداد و تعاون کو سراہا ہے۔ اس ضمن میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے نام صدر مملکت کے ڈپٹی سیکرٹری صاحب کی طرف سے جو خط موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

ڈپٹی سیکرٹری صاحب کے خط کا متن

پریذیڈنٹ ہاؤس راولپنڈی ۱۲ جولائی ۱۹۶۷ء

جناب مرزا عزیز احمد صاحب

۱۔ صدر مملکت نے مجھ سے خواہش ظاہر کی ہے کہ صدر کے عرب وار ریلیف فنڈ میں آپ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے پندرہ ہزار روپے کا جو عطیہ ارسال فرمایا ہے شکریہ کے ساتھ اس کی وصولی کی آپ کو اطلاع دوں۔ باضابطہ رسید لف ہذا ہے۔

۲۔ عرب جو اسرائیلی جارحیت کا شکار ہوئے ہیں ان کے مفادات میں آپ کا جذبۂ امداد و تعاون صدر مملکت کے نزدیک قابل ستائش ہے۔

۳۔ صدر کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنی جماعت کے تمام اراکین کو تحریک فرمائی ہے کہ وہ اس فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں اور دعاؤں پر بھی زور دیں۔

۴۔ عرب ممالک نے اس آزمائش کی گھڑی میں ان کے مفادات کی بے لوث تائید و حمایت پر صدر اور اہل پاکستان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ یہ امر تسلی اور اطمینان کا موجب ہے کہ اہل پاکستان نے اور بالعموم دنیا بھر کے مسلمانوں نے اپنے عرب بھائیوں کی دل و جان سے پوری پوری حمایت کی ہے۔ ہم سب اپنے قادر و توانا خدا کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے عرب بھائیوں کی مشکلات و مصائب میں ان کا حامی و ناصر ہو اور یہ کہ بالآخر مسلم مفاد ہی فتح و ظفر سے ہمکنار ہو۔

آپ کا مخلص

(دستخط) اے وحید

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ زیورک سے بخیریت ہیگ پہنچ گئے

۱۴ جولائی کو نماز جمعہ حضور نے ہیگ کی احمدیہ مسجد میں پڑھائی

پریس کانفرنس سے خطاب حضور کا انٹرویو ریڈیو سے نشر ہوا

مکرم چوہدری محمد علی صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے اپنے تار مرسلہ ۱۴ جولائی کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوئٹزر لینڈ کے شہر زیورک سے بخیر و عافیت دی ہیگ (ہالینڈ) پہنچ گئے ہیں۔ ۱۴ جولائی کو حضور ایدہ اللہ نے ہیگ کی احمدیہ مسجد میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں اسی روز حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جس میں اخباری نمائندے بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مزید برآں اسی روز ریڈیو سے حضور کا ایک خصوصی انٹرویو بھی نشر ہوا۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے مرسلہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

دی ہیگ ۔ ۱۴ جولائی

حضور بخیریت ہیگ تشریف لے آئے ہیں۔ حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا بعد ازاں حضور نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا جس میں اخباری نمائندے بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے ریڈیو سے حضور کا انٹرویو نشر ہوا۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ (محمد علی)

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کے سفر میں بے انداز برکت ڈالے اور اسے ہر جہت سے مثمر ثمرات حسنہ بنائے تا یورپ میں بھی اسلام جلد از جلد غالب آئے۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ بخیر و عافیت واپسی کے لئے بھی التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

میرے سفرِ یورپ کا مقصد اہلِ یورپ کو یہ پیغام دینا ہے

کہ

وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اپنے آپکو تباہی سے بچالیں

دوست خصوصیت سے دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اس مقصد کو پورا کرے اور اس سفر کو غیر معمولی طور پر بابرکت بنائے

قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کی طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے،

تحریک جدید دفتر سوم میں ہر احمدی کو حصّہ لینا چاہیئے۔ چندہ وقف جدید میں ہر احمدی بچہ حصہ لے

سفر یورپ پر تشریف لے جانے سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات جمعہ میں احباب جماعت کو چند نہایت ضروری امور کی طرف توجہ دلائی تھی۔ ذیل میں احباب جماعت کی یاددہانی کے لئے حضور ہی کے الفاظ میں یہ امور پیش کئے جاتے ہیں۔

" وہ پیغام جو حقیقتاً خدا کا پیغام ہے۔ جسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی طرف لے کے آئے۔ جسے دنیا اب بھول چکی تھی اور اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کی حیثیت سے دنیا پر ظاہر ہوئے وہ پیغام دنیا کو پہنچایا۔ اسی غرض سے آپ کی بعثت ہوئی۔ تو یہ پیغام صحیح طور پر اور ایسے رنگ میں کہ وہ قومیں اس پیغام کو سمجھنے لگیں ان تک پہنچانا اس سفر کی غرض ہے اور یہی ایک مقصد ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اگر توفیق دے تو ایسے رنگ میں ان کو پیغام پہنچا دیا جائے کہ ان پر اتمام حجت ہو جائے کیونکہ جب تک کسی قوم پر اتمام حجت نہ ہو۔ وہ انذاری پیشگوئیاں پوری نہیں ہوا کرتیں جو ان کے انکار کی وجہ سے ان کے حق میں خدا تعالےٰ نے قبل از وقت اپنے رسول کو دی ہوں تو خدا کرے کہ وہ انذار وہ تنبیہہ وہ جھنجھوڑنا میرے لئے ممکن ہو جائے یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کا پہنچانا صحیح رنگ میں اور موثر طریق پر ممکن ہو جائے تاکہ یا تو وہ اسلام کی طرف مائل ہوں ایک خدا کو ماننے لگیں توحید کو پہچاننے لگیں۔ اللہ تعالےٰ کو ایک اپنی ذات میں اور ایک اپنی صفات میں سمجھنے لگیں جس رنگ میں کہ اسلام نے اللہ تعالےٰ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور یا پھر ایسے رنگ میں ان پر اتمام حجت ہو جائے کہ وہ انذاری پیشگوئیاں جن کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور جن کا تعلق تمام منکرین اسلام سے ہے اور جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی ہیں وہ اتمام حجت کے بعد ان کے حق میں پوری ہوں تا اسلام اور مذاہب عالم کے درمیان جو فیصلہ ہونا مقدر ہے وہ جلد ہو جائے اور دنیا یا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے سائے میں آکر بچ جائے یا خدائی قہر کی تپش میں جا کر ہلاک ہو جائے اور اس قضیہ کا فیصلہ ہماری زندگی میں ہی ہو جائے کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے۔"

" وہ ان دنوں خاص طور پر دعا کریں کہ اگر یہ سفر مقدر ہو تو اللہ تعالےٰ پوری طرح اسے بابرکت کر دے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اسلام کو اس سفر کے ذریعہ سے ہو اور اس عاجز اور کم مایہ انسان کی زبان میں ایسی برکت اور تاثیر رکھے کہ خدا کی توحید کے جو بول میں وہاں بولوں وہ لوگوں کے دلوں پر اثر کرنے والے ہوں اور میری ہر حرکت اور سکون کا اثر ان کے اوپر ہو اور ان کے دل اپنے رب کی طرف اور قرآن کریم کی طرف اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اور اسلام کی طرف متوجہ ہونے لگیں اور غفلت کے جو پردے ان کی آنکھوں اور ان کے دلوں اور ان کی عقلوں پر پڑے ہوئے ہیں خدا ان پردوں کو اٹھا دے اور خدا کا حسن اور اس کا جلال نمایاں ہو کر ان کی آنکھوں کے سامنے بصارت اور بصیرت کے سامنے چمکنے لگے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حسین چہرہ ان کے سامنے کچھ اس شان کے ساتھ ظاہر ہو جائے کہ وہ تمام دوسرے حسنوں کو بھول جائیں اور اسی کے ہو کر رہ جائیں۔"

(الفضل ۲ جولائی ۱۹۶۷ء صفحہ ۲۔۳ کالم ۱)

میں نے جماعت کی توجہ اس طرف پھیری تھی اور تلقین کی تھی کہ وہ قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کی طرف بہت توجہ کریں۔ جماعت کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کی ترقی اور اسلام کا غلبہ اس بات پر منحصر ہے کہ ہم خود کو بھی اور اپنے ماحول کو بھی قرآن کریم کے انوار سے منور کریں۔ اور منور رکھیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو ایک طرف ہم اپنے نفسوں پر اور اپنی نسلوں پر ظلم کر رہے ہوں گے اور دوسری طرف ہم عملاً اس بات میں شیطان کے ممد بن رہے ہوں گے کہ اسلام کے غلبہ میں التوا پڑ جائے۔ پس

یہ ایک نہایت ہی اہم فریضہ ہے جسے ہم میں سے ہر ایک نے ادا کرنا ہے۔

باہر سے جو اطلاعات آرہی ہیں ان سے جہاں یہ پتہ چلتا ہے کہ بعض جماعتیں اور بہت سی جماعتوں کے بعض افراد قرآن کریم کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور قرآن کریم کی عملاً وہ قدر کر رہے ہیں جو قرآنِ کریم کا حق ہے لیکن اس کے ساتھ ہی بعض جماعتوں کے متعلق یہ رپورٹ ہے کہ وہ اس اہم فریضہ کی طرف متوجہ نہیں ہو رہے اور قریباً ہر جماعت کے بعض افراد کے متعلق یہ اطلاع ہے کہ وہ اس فریضہ کی اہمیت کو ابھی تک سمجھ نہیں رہے اس لئے مَیں آج مختصر الفاظ میں پھر اپنے بھائیوں کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس بات کی طرف کہ یہ کوئی معمولی چیز نہیں۔ یہ کوئی معمولی کام نہیں، یہ کوئی معمولی فریضہ نہیں جو مَیں نے آپ کے سامنے رکھا ہے اور جس کی طرف آپ کو مَیں نے توجہ دلائی ہے بلکہ فرائض میں سے ایک بنیادی فریضہ ہے۔ اگر ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ قرآن کریم کی شریعت آخری شریعت ہے۔ ایک کامل اور مکمل شریعت ہے جس کے بعد کسی دوسری شریعت کی ضرورت ہمارے لئے باقی نہیں رہتی تو پھر ہم کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں جو ہمیں اپنے ربّ کی طرف سے ملنا تھا وہ مل چکا۔ اگر ہم خدا کے اس عطیہ کی قدر نہ کریں تو ہم بڑے ہی ظالم ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو اپنے اُوپر وارد کرنے والے ہوں گے۔

پس

اپنی ذمّہ داری کو سمجھتے ہوئے

خود بھی قرآن پڑھیں اور اپنے بچّوں کو بھی قرآن پڑھائیں۔ خود بھی قرآن کریم کے معنے سیکھیں اور آئندہ نسل کو بھی قرآن کریم کے معنے سکھائیں۔ خود بھی قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کریں اور بہترین تفسیر اس وقت ہمارے ہاتھ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تفسیر ہے تو خود بھی قرآن شریف کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کریں اور اپنے بچّوں کے دل میں بھی یہ محبت پیدا کریں کہ وہ قرآن کریم کے علوم اور اس کے معارف اور اس کے دلائل اور اس کی برکات سے آگاہ ہوں اور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

اس سلسلہ میں مَیں سمجھتا ہوں کہ

احمدی مستورات پر بڑی ذمّہ داری عائد ہوتی ہے

کیونکہ چھوٹے بچّوں کی نگرانی کا کام ان کے ذمّہ ہے۔ پھر وہ ماں جو قرآن کریم پڑھنا جانتی ہے مگر اپنے بچّے کو پڑھاتی نہیں وہ ایک ظالم ماں ہے اور ہر وہ ماں جو قرآن کریم کے معنی جانتی ہے مگر اپنے بچّوں کو وہ معانی نہیں سکھاتی وہ قرآن کریم کی قدر نہیں کر رہی۔ قرآن کی قدر کو پہچانتی نہیں اور ان روحانی نعمتوں اور برکات سے خود کو بھی محروم کر رہی ہے اور اپنی نسل کو بھی آگے محروم کر رہی ہے اور ہر وہ ماں جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے قرآن کریم کے اسرار روحانی سمجھنے کی توفیق عطا کی ہے۔ اگر وہ ان اسرار روحانی کو اپنی نسل میں آگے نہیں چلاتی اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والی کوئی ماں نہیں ہے۔

دوسری اور تیسری چیز جس کی طرف آج مَیں دوستوں کو توجّہ دلانا چاہتا ہوں وہ

تحریک جدید کا دفتر سوم اور وقفِ جدید

ہیں جو بچّوں میں تحریک کی گئی تھی یہ دو باتیں ہیں۔

دفتر سوم کی طرف بھی جماعت نے ابھی پوری توجہ نہیں دی۔ ہزاروں احمدی ایسے ہیں جو تحریک جدید میں حصّہ نہیں لے رہے اور ان میں سے بڑی بھاری اکثریت ہماری احمدی مستورات کی ہے جیسا کہ دفتر کی طرف سے مجھے بتایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہوُا کہ جماعت میں ہزاروں احمدی بہنیں ایسی ہیں اور ہزاروں احمدی بچّے اور نوجوان ایسے ہیں اور ہزاروں احمدی بالغ مرد ایسے ہیں جنہوں نے ابھی تک تحریک جدید کی اہمیّت کو سمجھا ہی نہیں اور اس کی برکات سے وہ واقف ہی نہیں اسلام کی ضرورتوں سے وہ آگاہ ہی نہیں۔ ان ضرورتوں کے پیشِ نظر ان پر جو ذمّہ داری عائد ہوتی ہے وہ اس سے غافل ہیں۔

پس تحریک جدید کے دفتر سوم کی طرف خصوصاً احمدی مستورات اور عموماً وہ تمام احمدی مرد اور بچّے اور نوجوان جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی وہ اس طرف متوجہ ہوں اور اپنی ذمّہ داریوں کو نبھانے کی کوشش کریں۔

مَیں نے یہ کہا تھا کہ وقفِ جدید میں

اگر ہمارے بچّے دلچسپی لینے لگیں

اور صحیح معنے میں دلچسپی لینے لگیں تو مَیں سمجھتا ہوں کہ وقفِ جدید کا سارا مالی بار ہمارے بچّے بڑی آسانی سے اپنے کندھوں پر اٹھا سکتے ہیں۔"

"جو ذمّہ داری مَیں نے وقفِ جدید کے سلسلہ میں احمدی بچّوں پر ڈالی تھی جماعت کے احمدی بچّوں میں سے ابھی ۲۰ فیصدی بمشکل ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ذمّہ داری کو سمجھا ہے اور اس کی ادائیگی کی کوشش کر رہے ہیں باقی

اسّی فیصدی بچّے جماعت کے ایسے ہیں

کہ جو اپنی ذمّہ داری کو نہیں سمجھ رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں اس کی ادائیگی کی طرف بھی متوجہ نہیں ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت کے اسّی فیصدی باپ اور جماعت کی اسّی فیصدی مائیں ایسی ہیں جنہیں یہ احساس ہی نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے بچّوں کے لئے خدا کی رضا کی جنّت کو کس طرح پیدا کرنا ہے۔ کیا آپ اس بات کو پسند کریں گی اے احمدی بہنو! اور کیا آپ اس بات کو پسند کریں گے اے احمدی بھائیو!! کہ آپ کو تو خدا کی رضا کی جنّت نصیب ہو جائے لیکن آپ کے بچّے اس جنّت کے دروازے سے دھتکارے جائیں اور دوزخ کی طرف ان کو بھیج دیا جائے۔ یقیناً آپ میں سے کوئی بھی اس بات کو پسند نہیں کرے گا جب آپ ان چیزوں کو پسند نہیں کرتے تو پھر آپ ان ذمّہ داریوں کی طرف متوجہ کیوں نہیں ہوتے۔ پس اپنی ذمّہ داریوں کو سمجھیں اور بچّوں کے دلوں میں دین کی راہ میں قربانیاں دینے کا شوق پیدا کریں۔

ہماری جماعت میں امیر بھی ہیں اور غریب بھی ہیں مَیں یہ نہیں کہتا کہ ہر بچہ اٹھنّی دے مگر مَیں یہ ضرور کہتا ہوں کہ

ہر بچّہ جتنا دے سکتا ہے ضرور دے

اگر وہ دھیلا دے سکتا ہے۔ اگر وہ ایک پیسہ دے سکتا ہے۔ اگر وہ ایک آنہ دے سکتا ہے۔ دوّنی دے سکتا ہے۔ چوّنی دے سکتا ہے تو اتنا اس کو ضرور دینا چاہیئے ورنہ آج اس کے دل میں اسلام کی محبّت کا وہ بیج نہیں بویا جائے گا جو بڑے ہو کر درخت بنتا اور شیریں پھل لاتا ہے +

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۸ جولائی تا ۱۴ جولائی ۱۹۶۷ء

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اعلائے کلمۂ اسلام اور اشاعت توحید حضرت خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم کی غرض سے یورپ تشریف لے گئے ہیں گزشتہ ہفتہ حضور نے فرانکفورٹ اور زیورک میں گزارا۔ حضور ۸ جولائی کو صبح کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز طہران اور ماسکو کے واسطہ فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) روانہ ہوئے تھے۔ کراچی کے مقامی احباب نے سینکڑوں کی تعداد میں ہوائی اڈہ پر پہنچ کر دلی دعاؤں کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور قافلہ کے دیگر اراکین کو رخصت کیا۔

طہران کے ہوائی اڈے پر جماعت کے افراد تشریف لائے ہوئے تھے وہ محمد فضل صاحب صابر کی قیادت میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زیارت حاصل کی اور اس طرح ایران کے احمدی دوستوں کو بھی حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ طہران کے احباب سے اس مختصر سی ملاقات کے بعد جہاز اپنے سفر پر آگے روانہ ہوا۔

فرانکفورٹ میں جہاز عین وقت پر پہنچا۔ مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ فرانکفورٹ کی قیادت میں جماعت فرانکفورٹ حضور کے استقبال کے لئے موجود تھی۔ اس موقع پر چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی اور چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ بھی حضور کے استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر آئے ہوئے تھے۔ ہوائی اڈہ سے حضور سیدھے مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔ اس موقع پر مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے [illegible] اردی اسمبلی میں حضور کا یہ پیغام درج تھا:۔

"حضور نے سب دوستوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا ہے اور دعا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہاں جہاں بھی ہوں اسلام اور احمدیت کے غیور، اَن تھک اور بے غرض اور مخلص خادم بنائے اور حسناتِ دارین کا وارث بنائے۔" آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۰ جولائی پیر کے روز صبح گیارہ بجے کے قریب بخیریت زیورک تشریف لائے۔ ہوائی اڈہ پر سوئٹزرلینڈ کے معززاور سربرآوردہ مسلمانوں نے حضور کا استقبال کیا اور مختلف ممالک کے مسلمانوں نے حضور کی خدمت میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ اسی روز شام کو حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں معززینِ شہر شامل ہوئے۔

اگلے روز ۱۱ جولائی کو حضور کے اعزاز میں لنچ دیا گیا جس میں سات ملکوں کے سفراء اور سفارتی نمائندوں کے علاوہ سوئٹزرلینڈ کے معززین اور اکابرین بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

سوئٹزرلینڈ کے پریس نے حضور کی آمد کو خاص اہمیت دی ۔ ریڈیو نے حضور کا ایک خصوصی انٹرویو نشر کیا۔ حضور کے انٹرویو اور استقبالیہ تقریب کی فلم اسی شام ٹیلیویژن پر دکھائی گئی۔

---

(۲) لندن۔ گیمبیا کے گورنر جنرل اور جماعتِ احمدیہ گیمبیا کے نہایت ممتاز رکن ہز ایکسی لنسی ایف ایم سنگھاٹے جنہیں اللہ تعالیٰ کی پہلے سے دی ہوئی بشارت کے مطابق گیمبیا کے سربراہِ مملکت کی حیثیت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے کا غیر معمولی شرف حاصل ہے مؤرخہ ۳۰ جون ۱۹۶۷ء کو اپنی بیگم صاحبہ محترمہ کے ہمراہ مسجد فضل لندن میں تشریف لائے اور آپ نے وہاں نمازِ جمعہ ادا کی۔ خطبہ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ہیگ نے پڑھا۔ گورنر جنرل موصوف ان دنوں انگلستان کے دورہ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ نمازِ جمعہ کے بعد آپ نے احباب جماعت سے خطاب فرماتے ہوئے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو انگلستان میں اپنے بھائیوں سے ملنے کا موقع عطا فرمایا ہے۔

مؤرخہ یکم جولائی بروز ہفتہ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے جماعتِ احمدیہ انگلستان کی طرف سے گورنر جنرل موصوف کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر مکرم امام صاحب نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ ہز ایکسی لنسی ایف ایم سنگھاٹے صاحب نے اپنی جوابی تقریر میں اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت حاصل کرنے کے غیر معمولی شرف سے نوازا ہے اس موقع پر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی "اخوتِ اسلامی" کے موضوع پر مختصر لیکن جامع تقریر فرمائی۔

---

(۳) مکرم قریشی مقبول احمد صاحب ایم۔اے اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے ۵ جولائی ۶۷ء کو ربوہ سے عازمِ امریکہ ہوئے ہیں نیز مکرم لئیق احمد صاحب طاہر جو مؤرخہ ۷ جولائی کو ربوہ سے انگلستان کے لئے روانہ ہوئے تھے ۱۲ جولائی کو بخیریت لندن پہنچ گئے ہیں۔ مزید برآں مکرم احمد شمشیر صاحب سوکیہ ۱۷ جولائی کو اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے ماریشس سے کینیا (مشرقی افریقہ) روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب اِن سب مبلغینِ کرام کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں خدمتِ اسلام کی بیش از بیش توفیق سے نوازے۔ آمین

---

(۴) اسرائیلی جارحیت کے پیشِ نظر صدرِ مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے عرب بھائیوں کی امداد کے لئے جو مرکزی فنڈ کھولا ہے مرکزی جماعتِ احمدیہ ربوہ کی طرف سے اس میں پندرہ ہزار روپے بطور عطیہ پیش کئے گئے۔ اس ضمن میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے صدرِ مملکت کی خدمت میں جو مکتوب ارسال کیا اس کا متن درجِ ذیل ہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

بخدمت صدرِ مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صاحب

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کی طرف سے اسرائیلی جارحیت کے پیشِ نظر عرب بھائیوں کی امداد کیلئے جو فنڈ کھولا گیا ہے اس کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد صاحب نے تمام احمدی جماعتوں اور افراد کو تاکید فرمائی ہے کہ وہ اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے مسلمان عرب بھائیوں کے بہتر مستقبل کے لئے عملی قربانیوں اور دعاؤں پر زور دیں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس تحریک میں برکت دے اور آپ کے ذریعہ ہم عرب بھائیوں کی کماحقہٗ امداد کر سکیں۔

اسی ضمن میں مرکزی جماعتِ احمدیہ ربوہ کی طرف سے بصورت چیک مبلغ پندرہ ہزار روپے آں محترم کی خدمت میں پیش ہیں براہِ کرم اس فنڈ میں یہ رقم قبول فرما کر ممنون فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے نیک مقاصد میں ہر طرح آپ کی اعانت و نصرت فرمائے۔

والسلام

مرزا عزیز احمد

---

(۵) گزشتہ ہفتہ مسجد مبارک ربوہ میں روزانہ نمازِ مغرب کے بعد مجلس تلقینِ عمل کا انعقاد عمل میں آتا رہا اور ہر روز پندرہ منٹ کی ایک تربیتی تقریر باقاعدگی سے ہوتی رہی۔ گزشتہ ہفتہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری، مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی، مکرم چوہدری فضل احمد صاحب، مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل، مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) اور امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے اہم تربیتی موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔

---

(۶) مؤرخہ ۱۴ جولائی کو ربوہ میں نمازِ جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی آپ نے خطبہ جمعہ میں شادی بیاہ سے متعلق اسلامی احکام اور ان کی حکمتیں بیان فرما کر احبابِ جماعت کو ان احکام پر کماحقہٗ عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ نیز ان پُرحکمت احکام کی روشنی میں جماعت کی طرف سے احباب کے لئے جو لائحہ عمل مقرر ہے آپ نے اس کی بھی وضاحت کر کے احباب کو اس کی پوری پوری پابندی کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آجکل جماعت کے ایک حصہ میں بعض غلط قسم کے رجحانات کی وجہ سے رشتے ناطے کے تعلق میں جو مشکلات پیش آ رہی ہیں آپ نے ان پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور ان غلط قسم کے رجحانات کو یکسر ختم کرنے اور اس بارہ میں اسلام کی پُرحکمت تعلیم کو اپنا دستور العمل بنانے پر زور دیا۔

امریکہ میں جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مساعی

سکولوں۔ یونیورسٹیوں اور گرجاؤں میں تقاریر

ہزاروں کی تعداد میں اشتہارات کی تقسیم

۱۴ افراد کا قبولِ اسلام

مکرم سید جواد علی صاحب سیکرٹری امریکہ مشن

حلقہ پٹس برگ

اس حلقے کے انچارج امریکن مشن کے مبلغ انچارج مکرمی چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی ہیں۔ آپ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

تقسیم لٹریچر

۵۰۰ کے قریب اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ کئی ایک افراد سے گفتگو کرنے کا موقعہ بھی ملا۔

لیکچر

پٹس برگ کے Mount Tchomen High School کے ورلڈ کلچر کے شعبہ کے انچارج استاد نے سکول کے طلباء کے سامنے تقریر کرنے کی دعوت دی۔ میں نے اس سکول میں صبح ۸ بجے سے لے کر شام ۴ بجے تک مختلف کلاسوں میں کئی لیکچر دیئے۔ ہر کلاس ۶۰ طلباء پر مشتمل تھی تمام طلباء دسویں اور گیارھویں جماعت کے تھے۔ ہر لیکچر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ جن میں طلباء اور اساتذہ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام دوزخ۔ بہشت۔ اور مسئلہ تقدیر پر سوالات پوچھے۔ طلباء اور اساتذہ میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ لیکچروں کے اختتام پر مذہبیات کے ایک استاد نے کہا۔ آپ کے لیکچرز نے اسلام کے بارے میں میرے خیالات میں ایک نمایاں تبدیلی کر دی ہے۔ ان لیکچرز کے دوران میں ایک ظہرانے میں بھی شریک ہوا جس میں استاد اور طلباء تقریباً ایک ہزار شامل تھے۔ کھانے کے دوران اساتذہ نے پاکستان اور انڈیا کے اختلافات پر بھی سوالات کئے اور کشمیر کے بارے میں پاکستانی موقف پر معلومات حاصل کرنا چاہیں۔ کشمیر کے بارے میں پاکستان کی مبنی برانصاف پالیسی کو پوری طرح بیان کیا گیا۔ اور موثر طریق پر ان پر واضح کیا گیا۔ اس کے بعد سکول کے پرنسپل کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ جس نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بارے میں سوالات پوچھے۔ میرے جواب دینے پر اس نے کہا کہ میرا بھی یہی ایمان ہے کہ حضرت مسیح ایک انسان ہی تھے پروگرام کے اختتام پر سکول کی لائبریری کے لئے متعدد کتب پیش کی گئیں۔ اس طرح ایک بہت عمدہ موقعہ تقریباً ... ۱۴ طلباء کو اسلام کا پیغام پہنچانے کا ملا

ملاقات

دو ججوں اور ان کے سکرٹریوں کو تبلیغ کی اور ان کو لٹریچر بھی دیا جس کو انہوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا

دیگر مصروفیات

"دنیا میں امن" کے موضوع پر ایک مضمون لکھا گیا۔ جو پٹس برگ کے ایک مقامی اخبار "پٹس برگ پریس" میں شائع ہوا۔ ایک اور مضمون "اسلام امن کا مذہب" کے موضوع پر لکھا۔ جو ریویو آف ریلیجنز کے لئے بھجوایا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی کے ترجمہ پر نیز میجر عبدالحمید صاحب کی کتاب "اسلام اور عیسائیت" اور ذکرالٰہی صاحب حسین کے تحریر کردہ چار اشتہارات پر نظرثانی کی گئی۔

زائرین

کئی ایک زائرین مشن ہاؤس میں آئے جن کو زبانی اور لٹریچر کے ذریعہ اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ ان میں سے نمایاں ایک غیر مسلم وکیل تھے جو ایک غیر احمدی پاکستانی دورے کے ساتھ آئے۔ بارھویں جماعت کے طلباء پر مشتمل ایک گروپ مشن میں آیا۔ جن کے سامنے تقریر کی گئی۔ اور ان میں لٹریچر تقسیم کیا گیا

متفرق

بعض احباب کو فون کے ذریعہ ڈاک میں لٹریچر بھجوا کر اور خط وکتابت کے ذریعہ اسلام کا پیغام دیا۔ چندہ جمع کرنے کیلئے مقامی لجنہ کی طرف سے دو دعوتوں کا انتظام کیا گیا۔ اس جمع شدہ رقم کو مشن کی مرمت کے لئے استعمال کیا گیا۔ لجنہ کی طرف سے چھوٹی لڑکیوں کے لئے ایک صنعتی کلاس کا انعقاد بھی ہوتا رہا جس میں سلائی کھانا پکانا سکھایا جاتا رہا۔ اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں بچیوں کو آگاہ کیا جاتا رہا۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندے کی اپیل کے جواب میں جماعت احمدیہ امریکہ نے غیر متوقع طور پر دل کھول کر حصہ لیا۔ پندرہ ہزار ڈالر سے زائد کے وعدہ جات ہو چکے ہیں۔ تین ہزار ڈالر کی آمد دسمبر ۱۹۶۶ء تک ہو چکی ہے۔ تحریک جدید قادیان فنڈ اور وقف جدید کے وعدہ جات اور ادائیگیاں بھی تسلی بخش طور پر جاری ہیں۔

بیعت

تین افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

حلقہ ڈیٹن

اس حلقہ کے انچارج مکرم میجر عبدالحمید صاحب تھے۔ آپ امریکہ میں چار سال خدمت اسلام بجا لانے کے بعد واپس پاکستان تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

ایک مخلص خاتون مکرمہ جانسن نے بمعہ تین بچگان حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے۔ ہمارے جماعتی کام میں بہت دلچسپی لے رہی ہے۔ چندہ جات باقاعدہ ادا کرتی ہے۔ اجلاسوں میں اپنے بچگان کے ساتھ باقاعدہ شریک ہوتی ہے۔ اپنے دو بچوں کو ربوہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوانے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور نوجوان نے بھی حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے۔ اجلاسوں میں باقاعدگی سے شرکت کرتا ہے۔ ایک اور دوست بھی زیر تبلیغ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے بھی ہدایت عطا فرمائے

گرل ہائی سکول

یہ رومن کیتھولک ہائی سکول ہے۔ سوشیالوجی کے شعبے کی انچارج سسٹر کی دعوت پر اس سکول میں مختلف کلاسوں میں باری باری تقاریر کی گئیں۔ آدھ آدھ گھنٹہ کی تقریر کے بعد ۱۵ منٹ سوال و جواب کے لئے مخصوص تھے۔ طلباء کی طرف سے بہت دلچسپ سوالات پوچھے گئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نوجوان طلباء اپنے مذہبی نقطۂ نگاہ میں تبدیلی کرنے کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ یہ نوجوان عیسائی مذہب کے اصولوں کو غیر تسلی بخش سمجھتے ہیں۔ اسلام کے سیدھے اور سادہ اصولوں میں ان کو کافی دلچسپی معلوم ہوئی لیکچرز کے بعد کئی ایک طلباء انفرادی طور پر ملے۔ اور تقریروں کی کامیابی پر شکریہ ادا کیا۔

زائرین

ایک استانی اپنے خاوند اور دس طالبات کے ساتھ ایک لوتھرن سکول سے مسجد دیکھنے آئی اور ہمارے اجلاس میں شرکت کی اجلاس کے بعد زائرین کو سوال کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ استانی نے بعد میں بعض سوالات بھی دریافت کئے۔ ان زائرین میں پمفلٹ "اسلام کی طرف دعوت" تقسیم کیا گیا۔

پریس

ڈیٹن ڈیلی نیوز نے میرا ایک آرٹیکل اسرائیل اور عرب کے تعلقات پر شائع کیا۔ اوہائیو سٹیٹ یونیورسٹی کولمبس کے سوشیالوجی کے دو طالب علم مسجد میں حصول معلومات کے لئے آئے۔ ان کا مقصد خاص طور پر ان کی اپنی سٹیٹ اوہائیو میں اسلام کی ترقی پر معلومات حاصل کرنا تھا جس پر کہ وہ ایک مضمون لکھنے والے تھے۔ ان کے ساتھ اسلام اور عیسائیت پر لمبی بحث ہوئی

حدیث النبی ﷺ

اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْمَدِیْنِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَفِظْنَاہُ مِنَ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ وَاشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّھَا فَقَالَتْ یَارَبِّ اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَھَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَآءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ وَھُوَ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْھَرِیْرِ۔

ترجمہ:۔ علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا۔ کہا سفیان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا۔ ہم نے زہریؒ سے یہ حدیث یاد رکھی ہے وہ سعید بن مسیّب سے۔ سعید ابوہریرہؓ سے۔ ابوہریرہ نبی صلعم سے روایت کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا جب گرمی سخت ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ گرمی کی سختی بھی جہنّم کی لپٹ ہے۔ اور آگ نے اپنے رب کے پاس شکایت کی اور کہا اے میرے رب میرا ایک حصّہ دوسرے حصّہ کو کھا گیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کو دو سانسوں کی اجازت دی۔ ایک سانس موسم سرما میں اور ایک سانس موسم گرما میں اور یہ سانس سخت ترین گرمی ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔ اور سخت ترین سردی ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔

(صحیح بخاریؒ)

تشریح:۔ آگ کی شکایت سے مراد اُس کا جوش و خروش ہے اور اس کے ایک حصّہ کا دوسرے کو کھانے سے مراد وہ تلاطم ہے جو اس کے اجزاء میں پیدا ہوتا ہے اور سانس لینے سے مراد انتشارِ حرارت ہے نَفَس کے معنے باہر پھینکنا۔ یہ تشریح بہت حد تک معقول ہے جو امر واقعہ پر مبنی ہے جس کا مشاہدہ ہم ہر روز کرتے ہیں۔ مجازی پیرایۂ بیان سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ اس میں کوئی حقیقت نہیں۔ حقیقت ہوتی ہے تو مجاز کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ سارا عالم اُن عناصر کا ایک مظاہرہ ہے جو نہایت عظیم الشان طاقتیں ہیں۔ ان میں سے ہر عنصر بالطبع اپنے دائرہ حدود سے نکلنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان عناصر کی روک تھام کا کوئی انتظام نہ کرتا تو ایک آنکھ کی جھپک میں اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا کا تماشا ہم دیکھ لیتے۔ ان عناصر کو بے حد طاقتیں بخش کر رب العالمین نے ان کے جلانے کا ایسا انتظام فرما دیا ہے کہ وہ مفید صورت میں کام کر رہی ہیں۔ اور یہ قادرانہ تصرّف ثبوت ہے رب العالمین کی ہستی کا۔ تفصیل کے لئے دیکھیں سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۲۰ تا صفحہ ۱۶۰ اور "اسلامی اصول کی فلاسفی" دلیل ہستی باری تعالیٰ۔

عناصر میں سے آگ وہ عنصر ہے جس میں ہم سب سے زیادہ تلاطم پاتے ہیں۔ اس کا ایک مظہر تو ہماری مختلف قسم کی آگیں ہیں۔ اور دوسرا مظہر یہ سورج ہے اور تیسرا مظہر وہ طبقۂ بشر ہے جسے جانّ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے فرماتا ہے وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ (الرحمٰن: ۱۶) یعنی جان کو آگ کے ایسے شعلے سے پیدا کیا ہے جو بھڑکنے والا ہے یعنی ان کی ایسی سرشت ہے جس میں مشتعل ہونے کا مادہ پایا جاتا ہے۔ اس طبقۂ ناری کی آگ کے مظاہر خود بنی نوعِ بشر میں موجود ہیں جن کی ناری سرشت نے آگ کی نہایت خطرناک صورتیں ظاہر کی ہیں۔ اور آج ہمارے زمانے میں اس آگ کا ظہور ان جنگوں میں ظاہر ہو چکا ہے جو آگ کے ذریعے سے لڑی جاتی ہیں۔ اور اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا کا مصداق ہیں۔ افرادِ بشری میں بھی جب قوت غضبیہ کی آگ بھڑک اٹھتی ہے تو ان کا نفس بھی اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا کا ایک نظارہ پیش کرتا ہے۔ جب وہ غیظ و غضب میں غلطاں و پیچاں ہوتا ہے۔ ایک فرد کی یہ حالت بھی اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا کا مصداق ہوتی ہے۔

نبی صلعم کے الفاظ کی صداقت اِن مختلف مظاہر میں عیاں ہے اس ہنگامہ آرا تلاطم کا ظہور سوائے اُس تصادم و انتشارِ حرارت کے اور ہمیں نظر نہیں آتا۔ اور یہ ایک طبعی انتظام ہے جس کے ذریعہ سے حرارت اِدھر اُدھر تقسیم ہوتی رہتی ہے اور اس حکیمانہ تقسیم سے خالق نے مخلوق کو اُس کے مضرّات سے محفوظ اور فوائد سے متمتع فرمایا ہے۔ اس انتشار میں سے زیادہ سے زیادہ حصہ جو ہمیں ملتا ہے اس کا ایک ظہور تو موسم گرما میں ہوتا ہے جو بصورت افراط ظاہر ہوتا ہے۔ اور ایک ظہور موسم سرما میں ہوتا ہے جو بصورت تفریط ظاہر ہوتا ہے۔ جب کہ سورج کی گرمی کا انتشار ہماری طرف کم کر دیا جاتا ہے جس سے سخت سردی ہوتی ہے۔ یہ دونوں مظاہر آگ کے عنصر کے ساتھ وابستہ ہیں جو ہمارا مشاہدہ ہے اگر اس عنصر کے انتشار کا یہ انتظام نہ ہوتا تو سارا عالم کرۂ جہنم بن جاتا یا کرۂ زمہریر۔ ہر افراط کا ایک لازمی نتیجہ ہوتا ہے جو خود عنصر کے وجود کو معرض اضمحلال میں ڈال دیتا ہے اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا کا جملہ افراط کے اسی طبعی میلان کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ہر عنصر میں پایا جاتا ہے اور کسی مخلوق کو شکایت پیدا ہونے کے یہ معنے ہیں کہ وہ طبعی اعتدال سے اِدھر اُدھر ہٹ رہی ہے۔

غرض امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کا حوالہ دے کر ضِمْنًا فَیْحِ جَھَنَّمَ کی تشریح کر دی ہے اور بتایا ہے کہ سخت گرمی کو جہنم کی لپٹ کہا ہے یہاں آگ کو جہنّم کا مظہر اکبر قرار دیا ہے اور قرآن مجید کی آیت حَمِیْمًا وَّغَسَّاقًا سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ جہنم میں سخت گرمی اور سخت سردی کے دونوں مظاہر پائے جاتے ہیں۔ (آیت ۲۶ سورہ النبأ) ایک روایت میں آتا ہے نَارُکُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَھَنَّمَ (باب صفۃ النار) یعنی ہماری یہ آگ جہنم کا ستّرواں (۱/۷۰) حصّہ ہے۔

دفتر اطفال وقف جدید کے متعلق!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد،

حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"اس وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ جو ذمہ داری میں نے وقف جدید کے سلسلہ میں احمدی بچوں پر ڈالی تھی۔ جماعت کے احمدی بچوں میں سے ابھی ۲۰ فیصدی مشکل ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھا ہے اور اس کی ادائیگی کی کوشش کر رہے ہیں۔ باقی اسی فیصدی بچے جماعت کے ایسے ہیں کہ جو اپنی ذمہ داری کو نہیں سمجھ رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں اس کی ادائیگی کی طرف بھی متوجہ نہیں ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جماعت کے ۸۰ فیصدی باپ اور جماعت کی اسی فیصدی مائیں ایسی ہیں جنہیں یہ احساس ہی نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے بچوں کے لئے خدا کی رضا کی جنت کو کس طرح پیدا کرنا ہے۔ کیا آپ اس بات کو پسند کریں گی۔ اے احمدی بہنو! اور کیا آپ اس بات کو پسند کریں گے۔ اے احمدی بھائیو! کہ آپ کو تو خدا کی رضا کی جنت نصیب ہو جائے۔ لیکن آپ کے بچے اس جنت کے دروازے سے دھتکارے جائیں۔ اور دوزخ کی طرف ان کو بھیج دیا جائے۔ یقیناً آپ میں سے کوئی بھی اس بات کو پسند نہیں کرے گا جب آپ ان چیزوں کو پسند نہیں کرتے۔ تو پھر آپ ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ کیوں نہیں کرتے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور بچوں کے دلوں میں دین کی راہ میں قربانیاں دینے کا شوق پیدا کریں۔

ہماری جماعت میں امیر بھی ہیں اور غریب بھی ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہر بچہ اٹھنی دے مگر میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ ہر بچہ جتنا دے سکتا ہے ضرور دے۔ اگر وہ دھیلا دے سکتا ہے۔ اگر وہ ایک پیسہ دے سکتا ہے اگر وہ ایک آنہ دے سکتا ہے۔ دونی دے سکتا ہے۔ چوّنی دے سکتا ہے تو اتنا اس کو ضرور دینا چاہئیے۔ ورنہ آج اس کے دل میں اسلام کی محبت کا وہ بیج نہیں بویا جائے گا جو بڑے ہو کر درخت بنتا اور شیریں پھل لاتا ہے۔"

(ناظم مال وقف جدید)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص آج کل ضلع ساہیوال کے علاقہ میں مختلف جماعتوں میں گھوم رہا ہے وہ اپنا نام غلط طور پر عبدالعزیز بتاتا ہے بتاتا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ منشیات کا استعمال کرتا ہے مختلف جگہوں پر اپنا کاروبار ظاہر کرتا ہے لوگوں سے مختلف بہانوں سے امداد کا طالب ہوتا ہے۔ حلیہ عمر تقریباً چالیس سال۔ دراز قد۔ رنگ کالا۔ احباب محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

اخفائے حق کی ایک تازہ مثال

صحیح بخاری کتاب التفسیر میں حضرت امام بخاریؒ نے سورۃ آل عمران کی آیت یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ الخ کی آیت کو سورۃ المائدہ کے نیچے درج کر کے لکھا ہے "قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّیْکَ مُمِیْتُکَ"۔ یعنی امام المفسرین حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ متوفیک کے یہ معنی ہیں کہ اے عیسیٰؑ میں تجھے طبعی طور پر موت دینے والا ہوں۔ سورۃ آل عمران کی اس آیت کا سورۃ المائدہ کی تفسیر میں یوں درج اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ امام بخاریؒ سورۃ المائدہ کی آیت میں فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کے معنی بزرگ صحابی کے منہ کے فرمودہ معنی بتانا چاہتے ہیں۔ یعنی کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی تو پھر مجھے قطعاً یہ علم نہیں کہ میری قوم نصاریٰ نے کیا عقیدہ تراشا۔ اور اسی مضمون کو مدلل کرنے کے لئے حضرت امام بخاریؒ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو بھی درج کیا ہے۔ جس میں آتا ہے کہ قیامت کے دن میرے بعض صحابہ کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جائینگے تو میں کہونگا یہ تو میرے صحابہ ہیں ان کو کدھر لے جاتے ہو؟ تو کہا جائے گا۔ آپ کو معلوم نہیں یہ آپ کے بعد بگڑ گئے اور مرتد ہو گئے تھے۔ تب میں بھی حضرت عیسیٰؑ والی بات کہوں گا "فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ الخ" یعنی اے خدا جب تک میں اپنے صحابہ میں رہا ان کی نگرانی کرتا رہا۔ لیکن جب تو نے مجھے وفات دے دی اور میری نگرانی جاتی رہی۔ پھر تجھے ہی پتہ ہے کہ ان کو کیا ہوا؟ اور کیا کیا عقائد اختیار کر گئے؟

قرآن کریم اور صحیح بخاری کی اس حدیث سے واضح ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ حضور کی وفات (تَوَفِّیْ) کے بعد بگڑے۔ اور حضور کو ان کے بگاڑ کا علم نہیں۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کی قوم ان کی وفات (تَوَفِّیْ) کے بعد بگڑ کر مشرک ہو گئی اور حضرت عیسیٰؑ کو ان کے بگاڑ کا علم نہیں۔ پس ماننا پڑا کہ نصاریٰ کے بگاڑ سے پہلے جناب مسیح علیہ السلام کی وفات ہو چکی تھی۔ اور اگر ان کو زندہ مانیں اور وہ دوبارہ آئیں تو وہ اپنی قوم کے بگاڑ کو دیکھ کر بروز قیامت یہ نہیں کہہ سکتے کہ مجھے علم ہی نہیں۔ لہٰذا یہ تو صریح جھوٹ ہے جو ایک نبی کی شان کے منافی امر ہے مگر حق کی مخالفت بھی عجیب امر ہے جس میں ناجائز کو بھی جائز اور ناجائز کو بھی جائز کرنے سے دریغ نہیں ہوتا۔ چندروز ہوئے مجھے کراچی میں "وقف عارضی" کے ماتحت بمقام مسعود آباد مالیر قیام کے دوران "صحیح بخاری شریف مترجم اردو" کتاب التفسیر جلد ۲ باب ۳۰۶ صفحہ ۴۱ پر نمبر ۴۲۳ دیکھنے کا موقع ملا۔ جسے دیکھ کر بڑا تعجب ہوا۔ کیونکہ حدیث نبوی لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ الخ (بخاری) کے پورا ہونے دیکھنے کا موقع پیش آیا تھا۔ ہوا یہ کہ صحیح بخاری شریف مترجم اردو جس کے ناشران محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل مقابل مولوی مسافرخانہ کراچی ہیں۔ اس مترجم صحیح بخاری میں دو کام کئے گئے ہیں:۔

اوّل:۔ یہ کہ سورۃ المائدہ کی کتاب التفسیر سے "قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّیْکَ مُمِیْتُکَ" کو سرے سے ہی اڑا دیا گیا ہے (اِنَّا لِلّٰہِ ...)

دوئم:۔ حدیث نمبر ۴۲۳ کا باب قَوْلُهُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا الخ کا ترجمہ کرتے ہوئے جب تو نے مجھے اٹھا لیا معنی کر دئے ہیں۔ لیکن آگے فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ الخ" کا صرف نقل کر دیا مگر ترجمہ نہیں کیا گیا۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں کیا ہوا پہلا ترجمہ اٹھانا معنی کرتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی آسمان پر اٹھایا جانا (بجائے وفات کے) ماننا پڑتا۔ اور اگر وفات معنی کر دیتے۔ جیسا کہ قول ابن عباسؓ سے واضح ہوتا تھا تو حضرت عیسیٰؑ کے ذکر کئے ہوئے پہلے اٹھانا معنی غلط ظاہر ہوتے اور حضرت عیسیٰؑ کی وفات ماننا پڑتی تھی۔ اسلئے ترجمہ کی بجائے عبارت نقل کرنے پر اکتفا کیا۔ تاکہ اصلیت اور ایک واضح حقیقت کو پردہ ڈال کر چھپایا جائے۔ کیا اب بھی مثیل مسیحؑ کی صداقت میں شک و شبہ رہ سکتا ہے؟ سچ ہے ع

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

(سید احمد علی مربی انچارج جماعت احمدیہ سیالکوٹ نزیل کراچی)

حقائق و نکات

حق و باطل

"سوال:۔ مجھے ایک خلجان کچھ عرصہ سے لاحق ہے کہ قادیانی امت کو میں باطل پر سمجھتا ہوں لیکن جب میں بعض قادیانیوں سے یہ سنتا ہوں کہ قادیانی جماعت پھیلتی چلی جا رہی ہے اور اس جماعت کی شاخیں پاکستان سے باہر متعدد ملکوں میں قائم ہو چکی ہیں تو میں یہ سوچنے لگتا ہوں کہ باطل کو فروغ کیونکر حاصل ہے؟ مہربانی فرما کر میرے اس خلجان کو دور فرمائیے۔

جواب:۔ سب سے پہلی حقیقت یہ سمجھ لیجئے کہ "حق اور باطل" کا معیار نہ کثرت و قلت ہے، نہ مریدوں میں اضافہ اور کمی اور نہ ہی کسی بات کو حق اور باطل ثابت کرنے کے لئے یہ دلیل کارآمد ہے کہ فلاں جماعت کی شاخیں ان ان شہروں میں قائم ہو گئیں اور ان کی مالیات میں یہ اضافہ ہوا ——— حق اپنے حق ہونے کی بناء پر واجب الاحترام ہے اور اسے قبول کرنا ناگزیر ہے خواہ اس کا ساتھ دینے والا ایک شخص بھی روئے زمین پر موجود نہ ہو اور باطل سے دامن بچانا ضروری ہے اور اسے صفحہ ہستی سے مٹانے کی جدوجہد اسلامی فریضہ ہے۔ خواہ وہ تخت و تاج اور فوج و سپاہ کی معیت میں اودھم مچاتے ہوئے ہو۔

سوچئے! کتنے برگزیدہ صلحاء، اتقیاء، مجددین اور محدثین فقہا اور آئمہ ہیں۔ جن پر دنیا اپنی تمام وسعتوں کے باوجود تنگ رہی۔ مال اور دنیوی جاہ کے اعتبار سے وہ تہی دامن رہے۔ لیکن حق ان کے ساتھ تھا۔ وہ خدائے قدوس کی جانب سے نعمت رضا عطا کئے گئے تھے اور وہ برسر حق تھے۔

صلحاء اور اتقیاء ہی کیا، ہزاروں انبیاء علیہم السلام ایسے ہو گزرے ہیں جن کی زندگیاں مصائب و شدائد کی آئینہ دار ہیں اور چند ایک کے سوا کوئی شخص ان پر ایمان نہیں لایا بلکہ بعض تو ایسے انبیاء بھی خدائے ذوالجلال کی جانب سے خلعت نبوت عطا کئے گئے جن پر ایک شخص بھی ایمان نہیں لایا اور وہ بالآخر دشمنوں کے ہاتھوں شہید کئے گئے ——— اس کے برعکس متعدد جھوٹے انبیاء ایسے ہیں جن کی جعلسازی کئی سو سال تک چلی اور لاکھوں انسان ان کے دام فریب میں پھنسے رہے۔ الغرض حق و باطل کا معیار خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اصول ہیں نہ کہ دنیا میں کسی کا چند دن کے لئے شہرت پا جانا اور کچھ وسائل و ذرائع حاصل کر لینا۔"

(المنبر لائلپور ۵ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ)

اس کے متعلق اول تو ہم غالب کا مندرجہ ذیل مصرعہ عرض کرتے ہیں ع

دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

اور پھر قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات اللہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں

وَاِنْ مَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ ۝ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَاللّٰهُ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِهٖ ؕ وَهُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝ وَقَدْ مَکَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَکْرُ جَمِیْعًا ؕ یَعْلَمُ مَا تَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَیَعْلَمُ الْکُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَی الدَّارِ ۝ وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْکِتٰبِ ۝ (سورۃ رعد)

ترجمہ:۔ اور جس (عذاب کے بھیجنے) کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں اگر ہم اس کا کوئی حصہ تیرے سامنے بھیج کر تجھے دکھا دیں (تو تو بھی ان کا انجام دیکھ لیگا) اور (اگر) ہم (اس گھڑی سے پہلے) تجھے وفات دیدیں (تو تجھے مابعد الموت اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی) کیونکہ (تیرے ذمہ) ہمارے حکم اور پیغام کا صرف پہنچا دینا ہے اور ان کا حساب لینا ہمارے ذمہ ہے۔ اور کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ملک کو اس کی تمام اطراف سے کم کرتے چلے آ رہے ہیں اور (فیصلہ تو) اللہ تعالیٰ کرتا ہے کوئی اس کے فیصلے کو تبدیل کرنے والا نہیں اور وہ جلد حساب لینے والا ہے اور جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے (بھی انبیاء کے خلاف) تدبیریں کی تھیں (مگر) اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلا پس تدبیر کرنا تو کلی طور پر اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے ہر شخص جو کچھ بھی کماتا ہے۔ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اسے جانتا ہے۔ اور ان کافروں کو جلد ہی معلوم ہو جائیگا کہ اس آنیوالے گھر کا (اچھا) انجام کس کے لئے ہے۔ اور جن لوگوں نے تیرا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ تو خدا کا بھیجا ہوا نہیں ہے تو انہیں کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ میرے درمیان اور تمہارے درمیان کافی گواہ ہے اور اسی طرح پر وہ شخص بھی گواہ ہے جس کے پاس مقدس کتاب کا علم (آچکا) ہے

اگر مدیر المنبر غور کریں تو [illegible] روز بروز ترقی اور وہ بھی مخالفین کے علی الرغم ان آیات میں واضح کر دی گئی ہے۔

احمدیت پر اعتراضات کے جوابات

بعض الہامات کے بھول جانے پر اعتراض

بعض معترضین یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے چونکہ اپنے بعض الہامات کے بھول جانے کا اظہار فرمایا ہے لہٰذا ثابت ہؤا کہ یہ الہامات نعوذ باللہ رحمانی نہیں تھے کیونکہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص اذن سے ایک الہام نازل کرے مگر جس شخص پر یہ الہام نازل ہو وہ اسے بھول جائے اس طرح تو اس الہام کے نازل ہونے کی غرض وغایت ہی فوت ہو جاتی ہے۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ وحی الٰہی دو قسم کی ہوتی ہے (۱) وہ جو لوگوں کے لئے بطور نشان اور بغرض ہدایت نازل ہو (۲) وہ وحی جس کا مامور اور نبی کی اپنی ذات سے تعلق ہو اور اس کا دوسرے لوگوں کے علم میں آنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ضروری نہ ہو۔ اوّل الذکر قسم کی وحی نبی ہرگز بھول نہیں سکتا مگر دوسری قسم کی وحی بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی کسی خاص حکمت کے ماتحت بھلائی جا سکتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ (رعد ع ٦)

یعنی اللہ تعالیٰ جس وحی کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے مضبوط کر کے لوحِ دل پر ثبت کر دیتا ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ (اعلیٰ ع ۱)

یعنی اے نبی! ہم تیرے سامنے قرآن مجید پڑھیں گے اسے مت بھولنا سوائے اسے جسے اللہ تعالیٰ خود بھلانا چاہے۔

ان ہر دو آیات سے ثابت ہے کہ وحی کی ایک قسم ایسی بھی ہے جسے اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت اور مشیّت کے ماتحت نبی بھول سکتا ہے۔ قرآن مجید کے علاوہ احادیثِ نبویہ سے بھی یہ ثابت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بعض اوقات وحی الٰہی کو یا اس کے ایک حصہ کو بھول جایا کرتے تھے لیکن ایسا اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت اور مشیّت کے ماتحت ہوتا تھا۔

(۱) بخاری شریف میں حضرت ابو سعید خدریؓ کی یہ روایت درج ہے کہ ہم آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں معتکف ہوئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رمضان کی بیسویں تاریخ کی صبح کو باہر تشریف لائے اور ہم سب سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ:۔

"مجھے لیلۃ القدر دکھلائی گئی تھی مگر پھر مجھے بھلا دی گئی یا یہ فرمایا کہ میں اسے بھول گیا ہوں۔ پھر فرمایا اے مسلمانو! اب تم اس لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو!"

(بخاری کتاب الصلوٰۃ التراویح)

بخاری میں ہی ایک اور روایت ہے جو اس سے بھی زیادہ واضح ہے حضرت عبادہ بن صامت روایت کرتے ہیں کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمیں لیلۃ القدر کا پتہ بتانے کے لئے باہر تشریف لائے تو حضورؐ نے دیکھا کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے ہیں حضورؐ نے فرمایا میں تمہیں لیلۃ القدر بتانے کے لئے باہر آیا تھا لیکن فلاں دو آدمیوں کے آپس میں جھگڑنے کی وجہ سے مجھے لیلۃ القدر بھلا دی گئی۔

اِن ہر دو حدیثوں سے بھی یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کے خاص تصرّف کے ماتحت وحی الٰہی کو بھلا دیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں ہوتی۔

نشانات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک الہام کے پورا ہونے کا واقعہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مسجد مبارک قادیان سے ملحق اپنے مکان کے اس کمرہ میں تشریف رکھتے تھے جس کا نام خدا تعالیٰ کے اشارہ پر حضورؑ نے بیت الفکر رکھا تھا۔ اس وقت حضورؑ کے ایک خادم اور مخلص مرید حضرت حامد علی صاحب بھی وہیں موجود تھے اور حضورؑ کے پاؤں دبا رہے تھے۔ اتنے میں حضورؑ کو الہام ہوُا۔

تَرٰى فَخِذًا أَلِيمًا

یعنی تُو ایک دردناک ران دیکھے گا حضورؑ نے اسی وقت اپنے خادم حضرت حامد علی صاحب کو بتایا کہ مجھے یہ الہام ہوُا ہے۔ اس کے بعد حضور اپنے خادم کے ہمراہ کمرہ سے نیچے اترے تاکہ مسجد اقصیٰ میں جا کر نماز ادا کی جائے۔ اتنے میں گھوڑے پر سوار دو شخص حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دونوں کی عمر بیس برس سے بھی کم تھی۔ ان میں سے ایک نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ میرا بھائی ہے جو دوسرے گھوڑے پر سوار ہے اس کی ران میں سخت درد ہے جس کی وجہ سے وہ بہت تکلیف میں ہے حضورؑ اس کے لئے کوئی دوائی تجویز کریں۔

حضورؑ نے اپنے خادم حضرت حامد علی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ الہام جو ابھی ابھی مجھے ہؤا تھا کتنی جلد پورا ہو گیا!۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"شیخ حامد علی اب تک موجود ہے جو موضع تھہ غلام نبی کا باشندہ ہے اور ان دنوں میرے پاس ہے۔ کوئی شخص دوسرے کے لئے اپنے ایمان کو ضائع نہیں کر سکتا بلکہ اگر درمیان تعلق مریدی کا ہو اور کوئی شخص اپنے مرید کو یہ کہے کہ میں نے اپنے لئے ایک جھوٹی کرامت بنائی ہے تو میرے لئے گواہی دے تب وہ اپنے دل میں ضرور کہے گا کہ یہ تو ایک مکار اور بد آدمی ہے میں نے ناحق اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے .... ایک جاہل کہے گا کہ مرید کی گواہی کا کیا اعتبار ہے میں کہتا ہوں کہ اس گواہی جیسی اور کوئی گواہی ہی نہیں کیونکہ یہ تعلق محض دین کے لئے ہوتا ہے اور انسان اسی کا مرید بنتا ہے جس کو اپنی دانست میں تمام دنیا سے زیادہ پارسا طبع اور متقی اور راست گو خیال کرتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی) (خ۔و)

عالمِ عیسائیت

اناجیل اور عقیدۂ کفارہ

ردّ کفارہ کی ایک دلیل

اناجیل میں کفارہ کا ذکر وضاحتاً اور صراحتاً موجود نہیں ہے اگر مسیح ان معنوں میں انسانیت کے گناہوں کے لئے کفارہ ہوئے ہیں جن معنوں میں مسیحی بالعموم قرار دیتے ہیں تو اس قسم کے کفارہ کی تعلیم حضرت مسیحؑ کی زبانی وضاحت سے انجیل میں ہونی چاہیئے مگر بقول انجیل حضرت مسیحؑ کی زبانی جو کفارہ کی تعلیم بیان کی جاتی ہے اس میں موجودہ مسیحی نظریہ کی وضاحت نہیں ہے۔

حضرت مسیحؑ کے جن اقوال سے کفارہ کے حق میں استنباط کیا جاتا ہے وہ مبہم ہیں ان کی تشریح دوسرے رنگ میں کی جا سکتی ہے۔ یعنی مسیحؑ بطور ایک انسان کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی نجات کا پیغام لائے۔ اور اس پیغام کو پہنچانے کے لئے آپ نے مشکلات اور مصائب کا مقابلہ کیا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کفارہ کی تائید میں عبداللہ آتھم کے اس سوال پر کہ رحم بلا مبادلہ جائز نہیں فرماتے ہیں:۔

"یہ رحم بلا مبادلہ کا سوال جو مجھ سے کیا گیا ہے اُس کے جواب کا حصّہ باقی ہے جو پھر آپ کے جواب پانے کے بعد بیان کروں گا مگر آپ پر لازم ہے کہ اوّل اس سوال کو انجیل سے بموجب شرط قرار یافتہ کے ثابت کر کے مدلل طور پر پیش کریں کیونکہ جو بات انجیل میں نہیں وہ آپ کی طرف سے پیش ہونے کے لائق نہیں میرے خیال میں اس سوال کے رد کرنے کے لئے انجیل ہی کافی ہے اور حضرت مسیحؑ کے اقوال اس کے استقبال کے لئے کفایت کرتے ہیں آپ براہِ مہربانی اس التزام سے جواب الجواب دیں کہ لکھتے وقت انجیل کا حوالہ ساتھ ہو تا کہ ناظرین کو پتہ لگے کہ انجیل کیا کہتی ہے اور اس سوال کا ذریعہ انجیل بنتی ہے یا دست بردار ہے۔" (جنگِ مقدس ص۸۱)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہماری شرط کے مطابق نہ آپ دعویٰ انجیل کے الفاظ سے پیش کرتے ہیں اور نہ دلائل معقولی انجیل کی رو سے بیان فرماتے ہیں بھلا فرمائیے کہ رحم بلا مبادلہ کا لفظ انجیل شریف میں کہاں لکھا ہے اور اس کے معنے حضرت مسیح کے فرمودہ سے کب اور کس وقت آپ نے بیان فرمائے ہیں۔" (ایضاً)

انجیل میں خود حضرت مسیحؑ کی زبانی جن عبارات کو کفارہ کے حق میں استنباط کیا جاتا ہے اس میں سے اہم مرقس ۱۰/۴۵ اور ۱۴/۲۴ کی عبارتیں ہیں مگر ان عبارتوں میں بھی وضاحتاً کفارہ کے اس مفہوم کا ذکر نہیں جو مسیحی بیان کرتے ہیں اور جو موجودہ زمانہ کے عیسائی معتقدات میں داخل ہے + (نصیر احمد شاہد ربوہ)

یہ روز کرمبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

۲۱ جولائی ــــ یوم افتتاح مسجد ڈنمارک

تمام لجنات اماء اللہ اس دن جلسے منعقد کر کے اس مسجد کے بابرکت ہونے کیلئے دعائیں کریں

(رقم فرمودہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

عزیز بہنو! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

۲۱ ماہ حال کا دن ہم سب کے لئے بڑا ہی مبارک دن ہے کہ آج کے دن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کوپن ہیگن کا افتتاح فرمائیں گے اللہ تعالیٰ نے احمدی مستورات کو محض اپنے فضل اور احسان سے یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ تعمیر مساجد کے سلسلہ میں انہوں نے عدیم المثال قربانیوں کا مظاہرہ کیا جن کی نظیر سوائے قرون اولیٰ کی مسلمان خواتین کے اور کسی قوم میں نظر نہیں آتی۔ انہوں نے اپنے زیورات اور روپے اسلئے نچھاور کئے کہ کفر و دجالیت کی سرزمین میں خدا تعالیٰ کے گھر تعمیر ہوں۔ یہ مسجد یورپ میں تعمیر ہونیوالی پانچویں مسجد ہے۔ مساجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق جو اس دنیا میں خدا کا گھر بناتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اسکے لئے گھر بناتا ہے مساجد کی تعمیر حقیقت میں خدا تعالیٰ کا نام بلند کرنے اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچانے اور خود مسلمانوں میں اتحاد اور اخوت پیدا کرنے کا پہلا زینہ ہے۔

پھر ہمارے لئے یہ امر بھی انتہائی مسرت کا باعث ہے کہ اس مسجد کا افتتاح ہمارے پیارے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "نَافِلَۃً لَّکَ" اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے لخت جگر فرما رہے ہیں۔ آپ نے یہ سفر اسی غرض سے اختیار کیا ہے تا دنیا کی اقوام کو جو اپنے خالق حقیقی سے روگردان ہیں جھنجھوڑیں اور صداقت کا پیغام ان تک پہنچائیں۔

پس آپ سب کو چاہیئے کہ آپ خلوص عاجزی اور گریہ وزاری کیساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ اسلام کے غلبہ کے سامان ان ممالک میں پیدا کرے۔ خدا کی عظمت اور شان ظاہر ہو۔ دنیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائے اور مامور وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہچان جائے۔ آمین

تمام لجنات کو چاہیئے کہ ۲۱ جولائی بروز جمعہ وہ اپنے اپنے مقامات پر جلسہ کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ جس نے محض اپنے فضل سے ہمیں قربانیوں کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو نمازیوں سے آباد فرمائے اس کو اسلام کے غلبہ کا موجب بنائے۔ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس سفر کو جو آپ نے اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے اختیار فرمایا ہے کامیاب فرمائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا حافظ و ناصر ہو اور کامیاب و کامران واپس لائے۔

عزیز بہنو! یہ خوشی اور مسرت کی گھڑیاں آپ کو آپکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ اسلام کے غلبہ کے لئے آپ کو ہر قربانی دینے کے لئے ہر آن تیار رہنا چاہیے۔ خواہ وہ جانی قربانی ہو مال کی ہو۔ اولاد کی ہو یا وقت کی جو قوم خود بھی قربانیوں کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے اور اپنی اگلی نسل کو بھی تیار کرتی رہتی ہے وہ قوم کبھی نہیں مرتی۔ قربانیاں کرنے سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے۔ قوم کے اندر زندگی قائم رکھنے کے لئے حقیقی مقام تقوےٰ کو حاصل کرنے کے لئے بڑا ہی ضروری ہے کہ قوم کے افراد سے بار بار قربانیوں کا مطالبہ کیا جاتا رہا ہے۔ اور حقیقی قربانی کا معیار قائم نہیں ہو سکتا جب تک امام وقت کی ہر آواز پر لبیک نہ کہا جائے۔ آپ کا تعلق خلیفۃ المسیح الموعود کے ساتھ اتنا مضبوط ہونا چاہیئے کہ کوئی بڑے سے بڑا تعلق اور کوئی بڑے سے بڑا حملہ آور اس تعلق میں حائل نہ ہو۔ بیعت کا مطلب ہی یہی ہے کہ ایک ہاتھ پر بیعت کر لینے اور ایک انسان کو اپنا امام تسلیم کر لینے کے بعد پھر اپنی کوئی خواہش باقی نہ رہے۔ امام کے ہاتھ میں ہاتھ دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ۔ کس کا دل چاہتا ہے کہ خدا کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر پھر واپس کھینچ لے۔

ابھی بہت بڑی رقم چندہ مساجد کے طور پر ہم نے جمع کرنی ہے۔ کوشش کریں کہ کوئی ایک احمدی عورت ایسی نہ رہ جائے جس نے اس میں حصہ نہ لیا ہو۔ اپنے اخراجات کو پس پشت ڈالتے ہوئے۔ تحریک جدید کے اصولوں پر چلتے ہوئے سادہ زندگی اختیار کرتے ہوئے اپنی ضرورتوں کو چھوڑتے ہوئے اسلام کی ضرورت کو پہلے پورا کریں علیہ السلام کے لئے مساجد کا تعمیر ہونا بے حد ضروری ہے ایک دو یا تین کا سوال نہیں ہمیں اس وقت تک چین سے نہ بیٹھنا چاہیئے جب تک دنیا کے ہر شہر میں ایک مسجد تعمیر نہ ہو جائے۔ جہاں سے پانچوں وقت اللہ اکبر کی صدا بلند ہو جہاں کے بسنے والے ہر وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجیں۔ جہاں سے ہر وقت اسلام کے جانثار اسلام کا پیغام دنیا کو سناتے رہیں حتی کہ ساری دنیا اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔

(خاکسار مریم الصدیقہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے متعلق ماہنامہ کتابی دنیا کا ایک نوٹ

آپ بہت بڑے عالم تھے آپکی وفات ایک بہت بڑا سانحہ اور نقصان عظیم ہے

ماہنامہ "کتابی دنیا" جلد ۱۰ شمارہ ۱۲ دسمبر ۱۹۶۵ء میں صفحہ ۱۱ پر "یاد رفتگان" کے زیر عنوان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال پر ایک نوٹ شائع ہوا ہے جو کہ درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ سلسلہ کے ریکارڈ میں محفوظ ہو جائے۔

"مرزا بشیر الدین احمد محمود"

کوئی پچیس سال پہلے کی بات ہے رسکم تھیٹر دہلی میں میں نے مرزا صاحب کی پہلی آخری تقریر سنی تھی مجھے بہت صاف ستھرا تھا اور تقریر بھی سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے متعلق تھی تقریر بہت اعلیٰ پایہ کی تھی کراچی میں آ کر ان سے ملاقات بھی ہوگئی۔ یہ ملاقات پین اسلامک سٹیم شپ کمپنی کے مینیجنگ ڈائریکٹر مسٹر عبد الحمید اسمٰعیل (مرحوم) کے یہاں دعوت کے موقعہ پر ہوئی تھی۔ مرزا صاحب بڑے پُر مذاق اور متواضع بزرگ تھے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ بہت بڑے عالم بھی تھے۔ مگر ان کی ساری زندگی کافی ہنگامہ خیز رہی ہے۔ مرحوم کی "خلافت" کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ انہوں نے غیر ممالک میں اپنے مشن قائم کئے اور تبلیغ کی نئی راہیں نکالیں۔ ان کے زمانہ میں دنیا کی متعدد زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ بھی ہوا۔ مرحوم خود بھی کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ ان کی موت اس لحاظ سے بہت بڑا سانحہ ہے اور نقصان عظیم۔ باوجود خلیفہ ہونے کے وہ بھی ہماری طرح اللہ کی مغفرت کے محتاج ہیں اور اسلئے میں دعا کرتا ہوں کہ خدا ان کی مغفرت فرمائے! ان کے صاحبزادے مرزا ناصر احمد صاحب اور دیگر اعزا کی خدمت میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔"

اس رسالہ کے ایڈیٹر ضیاء الدین احمد برنی ہیں اور یہ نوٹ ان ہی کی طرف سے شائع ہوا ہے۔

خاکسار محمد شفیع خان نجیب آبادی
زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کراچی

درخواست دعا

میرا بھانجہ عزیز فاروق احمد کافی عرصہ بیمار رہنے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گیا ہے۔ ابھی بیٹھ ہی نہیں سکتا ہے۔ ساڑھے تین سال کا ہو گیا ہے۔ لیکن ابھی تک بولتا بھی نہیں اور خود کھاتا پیتا بھی نہیں جس کی وجہ سے ہمشیرہ صاحبہ بہت ہی پریشان رہتی ہے احباب جماعت سے نہایت ہی درد مندانہ دل کے ساتھ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد نواز مومن ربوہ)

جوبؔ مفید اٹھرا مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا مکمل کورس پندرہ روپے ۱۵/- ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۲

ضروری اعلانات

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ر جنوری ۱۹۶۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

امسال چونکہ رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے، اس لئے جلسہ سالانہ کی تاریخیں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۱-۱۲-۱۳ر جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ منظور فرمائی ہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

اعلان امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کا سال رواں کا دوسرا امتحان انشاء اللہ تعالیٰ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہوگا۔ امتحان کے لئے نصاب درج ذیل ہے۔ تمام سیکرٹریان ابھی سے بچیوں کو اس نصاب کی تیاری کروا دیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ بچیاں اس امتحان میں شامل ہوں۔

چھوٹا گروپ، ۱۔ کتاب ہمارا آقا (بقیہ نصف)
۲۔ التحیات کے بعد کی نماز باترجمہ
۳۔ سونے کی دعا۔ کھانا کھانے کی دعا۔ مسجد سے نکلنے کی دعا

بڑا گروپ : ۱۔ تاریخ احمدیت نصف آخر (جو بچیوں کے لئے چھپوائی گئی ہے)
۲۔ قرآن کریم پہلا پارہ نصف آخر باترجمہ
۳۔ سو کر اٹھنے کی دعا۔ چاند دیکھنے کی دعا۔ کشتی میں بیٹھنے کی دعا۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بارھواں سالانہ اجتماع

مجالس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال انصار اللہ کے بارھویں مرکزی سالانہ اجتماع کے لئے ۲۷-۲۸-۲۹ر اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ترسیل چندہ کے متعلق ضروری ہدایات

بعض ایسی جماعتیں جہاں ڈرافٹ بنوانے کے لئے ذرائع موجود ہیں اپنا چندہ ڈرافٹ کی بجائے چیک کے ذریعہ بھجتی ہیں۔ یہ غلط طریق کار ہے۔ کیونکہ چیک کی رقم اس وقت تک کسی جماعت کے حساب میں درج نہیں ہو سکتی۔ جب تک افسر صاحب خزانہ اسکو صدر انجمن کے بنک کی طرف سے جیسے وہ چیک وصولی کے لئے بھجوایا جائے۔ رقم وصول ہونے کی اطلاع نہ مل جائے اور اس میں اکثر کئی ہفتے اور بعض دفعہ مہینہ سے اوپر عرصہ لگ جاتا ہے۔ لہٰذا تمام کارکنان مال کو تاکیدی ہدایت کی جاتی ہے کہ چیک کی بجائے ڈرافٹ کی صورت میں رقم بھجوایا کریں۔ تاکہ ان کی مرسلہ رقم جلد سلسلہ کے کام آ سکے۔

اگر چندہ میں صدر انجمن کے نام کا کوئی چیک ہے۔ تو اسے الگ طور پر خزانہ صدر انجمن کو بھجوا دیا جائے۔ اول تو چندہ کی رقم مقامی جماعت کے نام چیک کے ذریعہ وصول کی جائے اور اگر اتفاقاً صدر انجمن کے نام کا کوئی چیک ہو تو اسے ہرگز ہرگز کسی بنک سلپ یا ڈرافٹ کی رقم میں شامل کرکے اکٹھی تفصیل نہ بھیجی جائے۔ کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ڈرافٹ یا بنک سلپ کی رقم تو کئی ہزار کی ہوتی ہے۔ لیکن اس کی تفصیل میں چند روپوں یا چند سینکڑے روپوں کا چیک شامل کر دیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ہزاروں روپے کی رقم بھی انجمن کے کسی مصرف میں نہیں آتی۔ اور حساب سے باہر پڑی رہتی ہے۔ جب تک چیک یا چیکوں کی چھوٹی سی رقم وصول ہونے کی اطلاع بنک کی طرف سے نہ مل جائے اور اس میں جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ کئی ہفتے بلکہ بعض دفعہ مہینہ سے اوپر عرصہ لگ جاتا ہے۔ پس کارکنان مال کو ایسے طریق کار سے جس سے انجمن کو نقصان پہنچتا ہو۔ کلیتۃً پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس میں جماعتوں کی بھی بڑی بدنامی ہوتی ہے۔ کیونکہ ذرا سی غفلت سے ان کا چندہ وقت پر ان کے حساب میں جمع نہیں ہوتا۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس جماعت نے چندہ کی وصولی کی طرف سے بہت غفلت برتی ہے

میں جماعت کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے کارکنان کی نگرانی کریں اور انہیں یہ اجازت نہ دیں کہ وہ محض سہل انگاری سے سلسلہ کا بھی نقصان کریں اور اپنی جماعت کی بدنامی کا بھی موجب بنیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ

کے

نئے ماڈل کے چولہے!

بلحاظ اپنی خوبصورتی، مضبوطی، تیل کی بچت اور اسراف حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب فرمائیں

الفضل میں اپنے اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

امراض حیوانات کی بہترین ادویہ

بھیر اپھارہ۔ گل گھوٹو۔ کتاو۔ منہ کھر۔ خناق

راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ٹائم ٹیبل یونائیٹڈ بس سروس سرگودہا

نمبر سروس	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
روانگی از سرگودہا برائے لاہور	۳-۳۰ صبح	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵ دوپہر	۱۳-۰۰	۱۴-۲۰	۱۵-۱۵	۱۶-۱۵
روانگی از لاہور برائے سرگودہا	۳-۲۰	۴-۰۰	۵-۲۰	۶-۲۰	۷-۱۵	۸-۳۵	۹-۰۰	۱-۱۵	۱۱-۱۵	۱۲-۱۵ دوپہر	۱۳-۱۵	۲-۱۵	۳-۱۵	۴-۴۵	۶-۰۰
روانگی از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	۴-۴۵ صبح	۹-۴۵	روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودہا						۹-۲۰	۲-۳۰ دوپہر	(مینیجر)				

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کیلئے مفید و مجرب نسخہ مکمل کورس سولہ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

مخلوط تعلیم کے بارے میں ایک ضروری اعلان

اخبار "الفضل" میں قبل ازیں بھی یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ مخلوط تعلیم اسلامی شریعت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مسلک کے بالکل خلاف ہے۔ اس اعلان کے ذریعے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ از راہ کرم ایسی طالبات کے لئے مرکزی وظائف کی ہرگز کوئی سفارش نہ کی جاوے جو تعلیم کی کسی سٹیج پر یا تو مخلوط تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ یا ان کے پروگرام میں کسی ایسے ادارے میں داخلہ لینا مطلوب ہو جہاں مخلوط تعلیم رائج ہو۔

دوم۔ نظارت تعلیم میں ان دنوں وظائف قرضہ حسنہ اور امدادی کے لئے درخواستیں آ رہی ہیں۔ ان میں کثیر تعداد طالبات کی بھی ہے۔ لیکن نظارت تعلیم اس اعلان کے ذریعے یہ وضاحت کر دینا چاہتی ہے۔ کہ وظائف صرف انہی کو دیئے جائیں گے جن کے متعلق یہ اطمینان ہو کہ وہ کبھی ایسے ادارے میں داخلہ نہیں لیں گی۔ جہاں پڑھنے پڑھانے والے مرد ہوں صرف زنانہ اداروں میں داخلے کے لئے وظائف دیئے جائیں گے۔ امراء کرام پریذیڈنٹ صاحبان بھی براہ کرم اس امر کی نگرانی فرما دیں۔

وظائف کے سلسلے میں یہ اعلان بھی کیا جاتا ہے کہ جن طلباء یا طالبات کو گزشتہ سال قرضہ جات حسنہ یا امدادی وظائف دیئے گئے تھے اور وہ اس سال بھی وظائف کے طالب ہوں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ نئے سرے سے اسٹامپ اور مطبوعہ فارم پر اپنے کوائف نظارت تعلیم کو بھجوا دیں۔ اسٹامپ کی خانہ پری اس وقت ہوتی ہے جب دفتر کی طرف سے وظیفہ کی منظوری کی اطلاع درخواست دہندہ کو پہنچ جاوے۔ احباب یہ بھی نوٹ فرما لیں کہ وظائف صرف ایک سال کے لئے ہوتے ہیں۔ دوسرے سال کے لئے وظیفہ سابقہ درخواست دہندگان کو صرف اسی صورت میں دیا جاتا ہے جب کالج کی طرف سے ان کی پروموشن رپورٹ آ جائے نیز اخلاق اور تعلیمی حالت بھی تسلی بخش ہو۔

(ناظر تعلیم)

مجالس متوجہ ہوں

خدام الاحمدیہ کے سال رواں کے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں اور نواں مہینہ گزر رہا ہے گزشتہ مہینوں میں مجالس سے چندہ جات کی وصولی کر کی میں جو تساہل ہوا ہے اس کی تلافی کے لئے ابھی وقت ہے بشرطیکہ مجالس ہمت سے کام لیں۔ ۳۱ر جولائی ۱۹۶۷ء کو ہمارے سال رواں کی تیسری سہ ماہی ختم ہو جائے گی۔ اس لحاظ سے مجالس کو آخر جولائی تک کم از کم اپنے بجٹ کے تین چوتھائی ۳/۴ کے برابر ادائیگی کر دینی چاہیئے۔ خاکسار کی تمام قائدین اور ناظمین مال مجالس کی خدمت میں التماس ہے کہ جولائی کے مہینہ میں خاص کوشش کریں۔ اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں حتیٰ کہ ان کی مجالس کے تین چوتھائی (۳/۴) کے برابر چندہ مرکز میں پہنچ جائے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ)

ضروری اعلان

ہمارے پاس رعائتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمالیں محصول ڈاک اس رعائتی قیمت کے علاوہ ہوگا۔

۱۔ قرآنی انوار (خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) سفید کاغذ اخباری ۱-۲۵ / ۸۸-

غلبہ حق	۲-۲۵ روپے	مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء	۲-۰۰ روپے
مقام خاتم النبیینؐ	۱-۵۰ ″	نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف	۵۰- پیسے
شان مسیح موعودؑ	۵۰- ″		
حافظ کبرپوری کے دو سالہ دعا کا ازالہ	۵- ″	چار تقریریں متعلقہ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ از حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲-۰۰ ″
احمدیہ تحریک پر تبصرہ	۱-۵۰ ″		
بشارات ربانیہ	۱۲- ″		
الحجۃ البالغہ	۰-۶۲ ″	تبلیغ ہدایت	۲-۰۰ ″
مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۶۱ء	۱-۵۰ ″		

(ناظر اصلاح و ارشاد)

سیدی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا:۔

"مجھے بڑی خوشی ہے کہ آپ نے میرے محترم استاد حکیم عبد العزیز خان صاحب مرحوم کے شوق کو جاری رکھا۔ بلکہ ترقی دی ہے آپ کے مفردات ہمیشہ بہت صاف اور خالص ہوتے ہیں اور مرکبات کی تیاری میں بھی بہت احتیاط ملحوظ رکھی جاتی ہے میں نے حب کبد اور قرص اکسیر اعظم اور روح نشاط اور نمک سلیمانی وغیرہ سے بہت فائدہ اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں مزید برکت عطا فرمائے بشکر گزاری کے رنگ میں پچاس روپیہ کا ہدیہ طبیہ عجائب گھر کی ترقی کے لئے بھجوا رہا ہوں قبول کریں۔ اس وقت رات کا ڈیڑھ بجا ہے اور مجھے آپ کے والد مرحوم بہت یاد آ رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے اتنی محبت اور توجہ سے پڑھایا کہ جہاں میں آٹھویں جماعت تک پاس تو ہوتا تھا مگر عدم توجہ کی وجہ سے آخری نمبر پہ نکلتا تھا۔ وہاں ان کی چند ماہ کی تعلیم سے نویں جماعت کے پہلے سہ ماہی امتحان میں جماعت میں اول آیا۔ وہ بہت مہربان استاد بھی تھے۔ اور بہت محبت کرنے والے دوست بھی اللہ تعالیٰ جنت میں ان کے درجے بلند کرے۔ آمین۔ والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۹/۱۲/۶۲"

طبیہ عجائب گھر کی فہرست ادویہ کارڈ آنے پر ارسال ہوگی۔

منیجر طبیہ عجائب گھر امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ،

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل۔ پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں،

سٹار ٹمبر سٹور، ۹۰ فیروز پور روڈ۔ لاہور،

کالی دوا

فولاد اور جڑی بوٹیوں کا سفوف جگر، پتہ اور تلی کی تمام امراض یرقان ضعف جگر کمی خون ہاتھ پاؤں پر سوجن اور چہرہ کی زردی وغیرہ کے لئے خدا کے فضل سے سو فیصدی اور کامیاب علاج ہے قیمت فی شیشی، تولہ تین روپے۔

دواخانہ رحمت ربوہ

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس

ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ۔ لاہور کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں،

(منیجر)

ضروری گذارش

احباب جماعت اخبار الفضل کا چندہ براہ راست دفتر الفضل کو یا مقامی جماعت یا افسر صاحب خزانہ کو بھجواتے ہیں اور پوری تفصیل نہیں لکھتے براہ مہربانی چندہ بھجواتے وقت پوری تفصیل درج فرمایا کریں۔ اگر اخبار جاری ہو تو چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا جائے۔ اور اگر پہلے سے خریدار نہ ہوں تو اس میں اس بات کی صراحت کر دی جائے تاکہ تعمیل میں تاخیر اور دقت پیش نہ آوے۔

(منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں،

(منیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

روزنامہ الفضل ربوہ

منیجر

سے

خط و کتابت کیا کریں۔

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے اکسیر کورس پندرہ روپے ۱۵/- **نور نظر** اولاد نرینہ کیلئے پچیس روپے ۲۵/- **خورشید یونانی دواخانہ** رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

فتنہ و فساد کو مٹانے والی قرآن کی ہی تعلیم ہے

اس میں سزا اور عفو و درگزر دونوں میں اصلاح کو ضروری قرار دیا گیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جرم اور قصور کی سزا یا عفو و درگزر سے متعلق قرآن مجید کی پُر حکمت تعلیم کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"عیسائیت نے دُنیا کے سامنے یہ تعلیم پیش کی تھی کہ

"شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا گال بھی اُس کی طرف پھیر دے"

(متی باب ۵ آیت ۳۹)

مگر آج ساری عیسائی دُنیا میں پھر کر دیکھ لو تمہیں ایک شخص بھی اس تعلیم پر عمل کرتا دکھائی نہیں دے گا۔ اور اگر کوئی عمل بھی کرے تو یہ تعلیم دُنیا میں امن قائم کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ فتنہ و فساد کو مٹانے والی اور ہر قسم کے جھگڑوں اور منافقات کا سدِ باب کرنے والی وہی تعلیم ہے جو قرآن کریم نے دی اور جس کے ذریعہ مجرم کی اصلاح کو ضروری قرار دیا گیا ہے خواہ یہ اصلاح سزا کی صورت میں ہو یا عفو اور درگزر کی صورت میں۔

اسی مضمون کو قرآن کریم کی اس آیت میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ

وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (آل عمران ع ۱۴)

یعنی مومن وہ ہیں جو اپنے غصہ کو دباتے اور لوگوں کی غلطیوں سے درگذر کرتے ہیں اور پھر اُن پر احسان بھی کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ احسان کرنیوالوں سے بڑی محبت رکھتا ہے محسن کے معنے عربی زبان میں ایسے شخص کے ہوتے ہیں جو شریعت کے تمام احکام کی پابندی کرنے والا ہو۔ پس وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ فرما کر اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ مومن اسی وقت کظمِ غیظ کرتا اور مجرم کو معاف کرتا ہے جب عَفٰی وَ اَصْلَحَ کا حکم پورا ہوتا ہو یعنی اس کے نتیجہ میں دوسرے کی اصلاح ہوتی ہو۔ اگر وہ معاف تو کر دیتا ہے مگر یہ نہیں دیکھتا کہ اس کی معافی کیا نتیجہ پیدا کرے گی۔ تو وہ محسن نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ اُس نے شریعت کے ان قواعد کو ملحوظ نہیں رکھا جو اس نے سزا اور عفو کے سلسلہ میں دیئے تھے۔ اس بارہ میں حضرت امام حسنؓ کا بھی ایک نہایت لطیف واقعہ کتابوں میں لکھا ہے کہا جاتا ہے کہ ان کے ایک غلام سے ایک دفعہ کوئی اعلیٰ درجہ کا برتن گر کر ٹوٹ گیا جس پر حضرت امام حسنؓ کے چہرہ پر غصہ اور ناراضگی کے آثار ظاہر ہوئے اس غلام نے فوراً یہی آیت پڑھ دی اور کہا حضور! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ مومن اپنے غصہ کو دبا لیتے ہیں آپ نے فرمایا بہت اچھا میں نے اپنے غصہ کو دُور کر دیا اس پر اس نے آیت کا اگلا ٹکڑا پڑھ دیا کہ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ یعنی مومن صرف غصہ کو دباتے ہی نہیں بلکہ معاف بھی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ میں نے تمہیں معاف کر دیا وہ کہنے لگا حضور! آگے یہ بھی لکھا ہے کہ

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ

اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا میں نے تمہیں آزاد کر دیا۔

پس ہر جگہ یہ کہنا کہ سزا دو نادانی ہے جس طرح ہر جگہ کہنا کہ معاف کر دو یہ بھی نادانی ہے شریعت نے بتا دیا ہے کہ جہاں سزا دینے کا فائدہ ہو وہاں سزا دو اور جہاں معاف کرنے سے فائدہ ہو وہاں معاف کرو مثلاً فوج لڑ رہی ہو تو اُس وقت کوتاہی کرنے والوں کو اگر معاف کر دیا جائے تو دوسروں کو بھی سُستی کی جرأت ہوتی ہے اور اس طرح ساری فوج تباہ ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسا فعل ہو جس کا اثر صرف ایک شخص کی ذات تک محدود ہو اور اس کے معاف کرنے سے اس کی اصلاح کی امید ہو تو اسے معاف کر دیا جائے گا۔" (تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۲۸۶)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

نہر سویز پر قبضہ کی اسرائیلی کوشش

قاہرہ ۱۷ جولائی۔ مصری افواج نے گزشتہ رات اسرائیلی فوجوں کی طرف سے نہر سویز پر قبضہ کرنے کی ایک اور کوشش ناکام بنا دی۔ اسرائیلی فوج ہتھیاروں کی زبردست بمباری۔ بھاری توپوں کی گولہ باری اور ٹینکوں کی فائرنگ کی آڑ میں نہر سویز کو پار کرنے کی کوشش کی تھی متحدہ عرب جمہوریہ کی اعلیٰ فوجی کمان کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ مصری توپ خانہ نے اسماعیلیہ کے علاقے سے شدید فائرنگ کر کے اسرائیل کی متعدد جنگی کشتیاں تباہ کر دیں۔ ان کشتیوں پر مشین گنیں نصب تھیں۔ یہ ترجمان کل کی جنگ کی تفصیل بتا رہا تھا۔ اس نے کہا کہ اسرائیل کے چھ طیارے گرائے گئے تھے۔

ادھر آج نہر سویز کے علاقے میں جنگ بند ہو گئی ہے۔ جنگ بندی کی درخواست اسرائیل نے کی تھی۔ اس کے بعد اقوام متحدہ کے مبصر اعلیٰ جنرل بل نے اوقات کی وضاحت پر دونوں ممالک کو جنگ بند کرنے کی درخواست کی جو انہوں نے منظور کر لی۔ ریڈیو قاہرہ نے بتایا ہے کہ اب نہر سویز کے علاقے میں جنگ بالکل بند ہے اور فریقین جنگ بندی کی پابندی کر رہے ہیں۔

مفتی اعظم کفتارو کا بیان

لاہور۔ ۱۷ جولائی۔ مفتی اعظم شام الشیخ اسماعیل احمد کفتارو نے کہا ہے کہ پاکستان نے اسرائیل کے حملہ کے دوران عرب ممالک کی جو مدد کی تھی اس سے عالم اسلام سے پاکستان کے دلی تعلق اور اتحاد کا پتہ چلتا ہے اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کے باشندے عربوں کے غم اور خوشی میں برابر کے شریک ہیں۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ عرب سامراجیوں اور نوآبادیاتی طاقتوں کے خلاف جہاد جاری رکھیں گے اور کشمیر اور فلسطین کو بھی آزاد کرا کے دم لیں گے۔ مفتی اعظم شام راولپنڈی سے کراچی جاتے ہوئے لاہور کے ہوائی اڈے پر ایک استقبالیہ دعوت میں تقریر کر رہے تھے۔

اردن کو فوجی امداد کی روسی پیشکش

ماسکو ۱۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ روس نے دمشق کے ذریعہ اردن کو فوجی امداد کی پیشکش کر دی ہے اور شاہ حسین اس پر غور کر رہے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ شاہ حسین کو روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن کا ایک ذاتی خط موصول ہوا ہے جس میں اردن کو نہ صرف ہتھیار فراہم کرنے بلکہ فوج کی تنظیم نو کے لئے مشیروں کی پیشکش بھی کی گئی ہے۔ لندن کے سفارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ اردن اس پیشکش کو منظور کر لے گا

اسرائیل کے خلاف متفقہ پالیسی

قاہرہ ۱۷ جولائی۔ قاہرہ میں پانچ عرب سربراہوں کی کانفرنس نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اسرائیل کے خلاف متفقہ پالیسی اختیار کریں گے اور اس سلسلہ میں تمام عرب ممالک کو اعتماد میں لیا جائے گا۔ اس بات کا انکشاف قاہرہ کے نیم سرکاری اخبار الاہرام نے کیا ہے اخبار کے مطابق عرب سربراہوں نے سوڈان سے درخواست کی ہے کہ وہ دوسرے عرب ملکوں سے صلاح مشورہ کے لئے وفود بھیجے۔ سوڈان کے صدر الازہری کل پہلے ہی قاہرہ پہنچ کر عرب سربراہوں کی کانفرنس میں شریک ہوئے تھے انہوں نے دوسرے عرب ممالک کے ساتھ بات چیت کر کے مشرق کے بحران کے بارے میں مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے اجلاس میں متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر، عراق کے صدر جنرل عارف، شام کے صدر نورالدین الاتاسی اور الجزائر کے وزیر اعظم کرنل بومدین بھی شریک ہیں۔

کانگو نے اپنے مندوب سے وضاحت طلب کر لی

الجزیرہ ۱۷ جولائی۔ کانگو کی حکومت نے اقوام متحدہ میں اپنے مندوب اعلیٰ مسٹر تھیوڈر ازمور کو واپس بلا لیا ہے۔ ان سے اس غداری کی وضاحت طلب کی جائے گی کہ انہوں نے جنرل اسمبلی میں اسرائیلی بیت المقدس کے انضمام کے خلاف پاکستانی قرارداد کے حق میں ووٹ کیوں نہیں دیا۔ اور غیر حاضر کیوں رہے۔ اس بات کا انکشاف کانگو کے وزیر مسٹر دیاکا نے الجزائر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا ہے۔